RS: 3/-

ہفت روزہ
الجمعیۃ
نئی دہلی

جلد ۳۳ شمارہ ۳۱ ۸ تا ۱۴ ستمبر ۲۰۰۰ء ۸ تا ۱۴ جمادی الثانی ۱۴۲۱ھ

بی جے پی کا دلت پریم اور بی جے پی صدر کا مسلم پریم

کتنا حقیقت کتنا فسانہ؟

جس طرح بی جے پی کا دلت پریم اس کا ایک سیاسی ہتھکنڈا ہے اسی طرح بی جے پی صدر کا مسلم پریم بھی ایک سیاسی شعبدہ بازی سے کم نہیں ہے

محمد سالم جامعی

آزاد ہندوستان کی تاریخ کا یہ ایک عجوبہ ہی کہا جائے گا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی نے اس مرتبہ اپنی صدارت کے لیے ایک دلت لیڈر کو منتخب کر لیا ہے۔ سابقہ جن سنگھ اور ۱۹۸۰ء میں اس کے بطن سے پیدا ہونے والی بی جے پی کے اب تک جتنے بھی صدور ہوئے ہیں وہ سب اونچی ذات سے تعلق رکھتے تھے اور اس کے تعلق سے یہ چیز ایک عام بات بن گئی تھی کہ بڑی ذات کے علاوہ اس کے عہدۂ صدارت پر کوئی دوسرا فائز نہیں ہو سکتا۔ ایسے تاثر کے لیے وجہ جواز بھی موجود تھی۔ پہلی بات تو یہی تھی کہ چونکہ بی جے پی آر ایس ایس کا سیاسی بازو ہے اور چونکہ آر ایس ایس کا سر سنگھ چالک کوئی چھوٹی ذات کا آدمی نہیں بن سکتا۔ اس لیے ظاہر ہے اس کے سیاسی بازو کو بھی یہ روایت باقی رکھنا ہوگی۔ دوسری بات یہ تھی کہ گذشتہ پچاس برسوں میں بنگارو لکشمن سے پہلے کسی دلت کو صدر بننا تو درکنار انھیں اس بات کا موقع بھی نہیں دیا گیا کہ وہ عہدۂ صدارت کے لیے اپنی امیدواری کا پرچہ ہی بھر سکیں اس لیے ظاہر ہے بنگارو لکشمن کا جو دلت طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں بی جے پی کا صدر بن جانا ایک سیاسی عجوبہ ہی کہا جا سکتا ہے۔

بنگارو لکشمن نے بی جے پی کا عہدۂ صدارت سنبھالتے وقت خود ایک دوسرے عجوبہ کو جنم دے ڈالا۔ انھوں نے بی جے پی کی قومی عاملہ میں آر ایس ایس کے ہیڈ کوارٹر ناگ کے پچھواڑے ناگپور میں جو کچھ کہا ہے وہ بلاشبہ ایک عجوبہ سے کم نہیں ہے۔ انھوں نے اپنی تقریر کا تقریباً ایک تہائی حصہ مسلم پریم کے موضوع پر خرچ کر ڈالا۔ انھوں نے بڑی صفائی کے ساتھ کہا کہ:

"آج تک ہم نے بھارتیہ مسلم سماج کے جذبات کو سمجھنے اور ان تک پہنچنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ ہم نے تعصب میں یہ مان لیا ہے کہ انھیں ان سے کوئی مدد نہیں ملے گی حالانکہ ہمارے وزیراعظم کی مسلم طبقہ میں بڑی عزت ہے اور وہ ان میں بہت مقبول ہیں لیکن مسلم فرقہ ہم سے دور چلا گیا ہے جو ہمیں مناسب معلوم نہیں دیتا۔ ہم ان کو منانے ان کے پاس جائیں گے۔"

اس کے علاوہ بھی انھوں نے مسلمانوں کے تعلق سے بہت کچھ کہا جو اس بات کی دلیل ہے کہ بنگارو لکشمن اپنے پیشرو بی جے پی لیڈروں سے اپنی ایک ممتاز شبیہ بنانا چاہتے ہیں۔ اس طرح گذشتہ ہفتہ بی جے پی کے حوالے سے ہمارے سامنے دو عجوبے ابھر کر آئے ہیں۔ ایک "بی جے پی کا دلت پریم" اور دوسرا "بی جے پی کے دلت صدر کا مسلم پریم"۔ اب سوال یہ ہے کہ بی جے پی کی اس قلب ماہیت کی اصلیت کیا ہے؟ کیا واقعی بی جے پی نے دلتوں کو بڑی ذات کے برابر درجہ دے دیا ہے اور کیا واقعی بی جے پی نے اب مسلمانوں کو اچھوت سمجھنا چھوڑ دیا ہے اور وہ واقعتاً مسلمانوں کے لیے کچھ کرنا چاہتی ہے یا یہ سب سیاسی مجبوری اور ایک سیاسی ہتھکنڈہ ہے۔

بی جے پی کا خمیر ناگپور میں موجود سنگھ کی جس مٹی سے بنا ہے اس پر اگر ریسرچ کی جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو کر سامنے آ جائے گی کہ بی جے پی کی جس مٹی سے تخلیق ہوئی ہے اس میں کسی دلت یا مسلم کے لیے نرمی کا کوئی ذرہ موجود نہیں ہے۔ وہ ایک مخصوص پارٹی ہے جس میں چند مخصوص اشخاص ہیں کہ اس کی قیادت پر اچھوتوں اور مسلمانوں کا کوئی حق نہیں ہے۔

> **بی جے پی کی تخلیق جس مٹی سے ہوئی ہے اس میں کسی دلت یا مسلم کے لئے نرمی کا کوئی ذرہ موجود نہیں**

جہاں تک بی جے پی کے منتخب صدر بنگارو لکشمن کا تعلق ہے اس کے لیے اگر ہم سابق صدر کشا بھاؤ ٹھاکرے کے دو سال پہلے کہے گئے الفاظ مستعار لیں تو کہا جا سکتا ہے کہ وہ دلت طبقہ میں صرف پیدا ہوئے ہیں مگر وہ دلت نہیں ہیں۔ اس لیے کہ وہ بارہ سال کی عمر سے ہی آر ایس ایس میں شامل ہو کر اپنی ذہنی و عملی تطہیر کا فریضہ انجام دے چکے ہیں اور آج ان کے خیالات وہی ہیں جو کسی ہندوتوادی کے ہو سکتے ہیں۔ اس نقطۂ نظر سے اگر انھیں صدر بنایا گیا ہے تو اسے دلتوں کا صرف استحصال ہی کہا جا سکتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ چونکہ چند ماہ بعد ملک کی سب سے بڑی ریاست اترپردیش کے اسمبلی انتخابات منعقد ہونے والے ہیں اور چونکہ کلیان سنگھ کے پارٹی چھوڑ دینے کی وجہ سے اترپردیش میں بی جے پی کا دلت ووٹ بینک کمزور ہو گیا ہے اس لیے اس نے ترپ کے پتے کے طور پر بنگارو لکشمن کا استعمال کیا ہے۔ بنگارو لکشمن نے اترپردیش پر زیادہ سے زیادہ توجہ دینے کا اعلان بھی کر دیا ہے۔ ایک تیسری بات بھی ہے جس پر سیاسی مبصرین خاصا زور دے رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ بنگارو لکشمن کا انتخاب دراصل بی جے پی کی اندرونی لڑائی کا مظہر ہے اور چونکہ اٹل بہاری واجپئی یہ بات بہت اچھی طرح سمجھ چکے ہیں کہ صرف ڈالمیا جی [illegible] اللہ تک نہیں پہنچا سکتیں اس لیے انھوں نے اپنے مخالفوں کو چت کرنے کے لیے بنگارو لکشمن کی شکل میں دلت کارڈ کھیلا ہے۔ بہر حال کچھ بھی ہو بی جے پی کا دلت پریم صرف ایک دکھاوا ہے جس کا مقصد اترپردیش اور ۲۰۰۲ء میں ہونے والے دوسرے ریاستی اسمبلی انتخابات میں دلتوں اور پسماندہ طبقات کے ووٹ حاصل کرنا ہے۔

جہاں تک بی جے پی کے مسلم پریم کی بات ہے تو یہ بھی ایک سیاسی ہتھکنڈے سے کم نہیں ہے اس لیے کہ مسٹر بنگارو لکشمن نے مسلمانوں سے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے خود ان کی پارٹی کے بڑے لیڈروں نے اس پر بحث چھیڑ دی ہے۔ اترپردیش کے وزیراعلیٰ مسٹر رام پرکاش گپتا نے تو اسے بے وقت کی غیر ضروری بات قرار دیتے ہوئے یکسر مسترد ہی کر ڈالا۔ اندرونی ذرائع کے مطابق ایڈوانی اور ان کے خیمے نے بھی ان خیالات کے اظہار کو تضیع اوقات قرار دے کر غیر اہم قرار دے دیا ہے۔ شسما سوراج نے تو ایگزیکیٹو کی میٹنگ میں ہی مسٹر بنگارو لکشمن کے خیالات کی تردید کرتے ہوئے ان کے اس خطاب کو نقصان دہ قرار دے دیا ہے۔ ان سب باتوں سے ظاہر ہے کہ جس طرح بی جے پی کا دلت پریم ایک ہتھکنڈہ ہے اسی طرح بی جے پی کا مسلم پریم بھی ایک سیاسی شعبدہ بازی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ ☐☐

بوسنیا
مسلمانوں کے قتل عام کے بعد اب عیسائیت کی یلغار

بوسنیا میں مسلمانوں کا قتل عام کرنے اور ان کے تمام تہذیبی [illegible] کا جو منصوبہ بنایا گیا تھا اس کے ناکام ہو جانے کے بعد اب ایک دوسرے منصوبے پر عمل درآمد ہونے لگا ہے، جس کا آغاز تو جنگ کے دوران ہی ہو گیا تھا لیکن اب اس میں وسعت اور سرگرمی پیدا ہو گئی ہے۔ اس منصوبے کا مقصد مسلمانوں کو ان کے مذہب سے بیگانہ کرکے "عیسائیت" کے دام تزویر میں گرفتار کرنا ہے جس کے لیے کئی عوامل مددگار ثابت ہو رہے ہیں۔ مثلاً

اسلام سے ناواقفیت

بیشتر مسلمان اپنے مذہب کی تعلیمات سے ناآشنا ہیں، وہ اس سے ناواقف ہیں۔ لہٰذا وہ [illegible] میں انہیں [illegible] اور یہ سرسری علم تضادات کے لیے ناکافی ہے۔ ان میں بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جو نہیں جانتے کہ قرآن مجید کے اندر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہوا ہے۔ وہ اس بات سے بھی ناواقف ہیں کہ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے، جسے اپنائے بغیر نجات ممکن نہیں۔

فقر و فاقہ

جنگ نے مسلمانوں کو غربت و افلاس سے دوچار کر دیا ہے۔ اور تنگ دستی ایسا وقت انسان کو کفر تک پہنچا دیتی ہے۔ اسی چور دروازے سے عیسائی مبلغین مسلمانوں میں در اندازی کرتے ہیں۔ وہ ان کو دل لبھانے کے لیے بہت دولت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور پھر آہستہ آہستہ ان کے قریب رہ کر ان پر قبضہ کرکے انہیں اپنا مبلغ بناتے اور حلقہ عیسائیت میں داخل کر لیتے ہیں۔

بیم و رجا کی کیفیت

خوف عیسائیت قبول کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ مسلمان عام طور پر ضعیف الایمان ہیں، خصوصاً وہ لوگ جو سربیہ کی طرف ترک وطن کر کے گئے ہیں۔ انہیں اندیشہ ہے کہ عیسائی مبلغین کے عقائد کی مخالفت کے نتیجے میں سربیہ میں ان کا قیام مشکل ہو جائے گا۔ انہیں اپنے ذرائع معاش کے کھو جانے کا بھی اندیشہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ بہت سے لوگوں کے ساتھ ہوا کہ انہیں ملازمتوں سے نکال دیا گیا اور ان کی امداد بند کر دی گئی۔ جہاں تک بوسنیا کا تعلق ہے تو وہاں کے مسلمانوں سے بھی دو طرفہ تعلقات استوار کئے جا رہے ہیں، خاص طور پر ان جرمن [illegible] وطن سے جو ابھی اپنے گھروں اور بستیوں کو واپس نہیں لوٹے ہیں۔ اسی طرح جھونپڑوں میں جو بے یار و مددگار [illegible] گئے ہیں۔ وہ بھی عیسائی مشنریوں کا خاص نشانہ ہیں۔

مشنری طریقے

مشنری انجمنوں نے متعدد ذرائع، وسائل اختیار کئے ہیں، رمضان میں کچھ انجمنیں افطار سے روابط قائم کیے جاتے ہیں، پھر انہیں عیسائی بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ راستہ چلتے لوگوں میں پمفلٹس تقسیم کئے جاتے ہیں۔ گھروں کی دہلیز پر کتابیں رکھ دی جاتی ہیں۔ بسا اوقات سڑکوں اور گلیوں میں مشنری رسالے اہل دیئے جاتے ہیں۔ بہت کم پڑھنے والے مسلمان انہیں اٹھا کر پڑھ لیتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان کے مختلف موضوعات کا مطالعہ مسلمانوں کے ذہنی عقائد کو تبدیل کرے۔ بالواسطہ ذرائع میں انگریزی زبان کی تعلیم کے مراکز ہیں جن کا نظم و نسق یورپی لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ اسی طرح کمپیوٹر سکھانے کے مراکز اور ریلیف ورک بھی اہم ترین وسائل میں سے ہیں۔

عیسائی مبلغین بچوں کی پرورش گاہوں کے قیام پر خاص توجہ دیتے ہیں۔ مسلمانوں کو ان کے مذہب سے دور کرنے اور مشرکانہ عقائد میں مبتلا کرنے کا یہ سب سے خطرناک ذریعہ ہے۔ ان پرورش گاہوں میں بچوں کی ذہنی تربیت [illegible] کے عقیدے کے مطابق کی جاتی ہے۔ اور ان بچوں کو انعامات دیئے جاتے ہیں جو صلیب اور تثلیثی خیالات کی عکاسی کرنے والی عمدہ تصویریں بنائیں۔ انہیں عیسائی ترانے اور نغمے سکھائے جاتے ہیں اور ان میں مٹھائی اور چاکلیٹ بانٹے جاتے ہیں۔ بچوں کا یوم پیدائش (Birth Day) بڑے اہتمام سے منایا جاتا ہے۔ جس کے دوران یادگار کے طور پر ان کی تصویریں لی جاتی ہیں۔ اسی طرح نئے سال کے آغاز پر بڑے ذوق و اہتمام سے جشن منایا جاتا ہے۔ اس موقع پر عیسائی مبلغین انتہائی سرگرم دکھائی دیتے ہیں۔ مگر عیسائی تہواروں اور مخصوص مواقع پر بھی یہی حال نظر آتا ہے۔

بوسنیا کے موجودہ بین الاقوامی افواج بھی مشنری سرگرمیوں میں ملوث ہیں، کچھ بھی فوج میں [illegible] کہ لوگ یہ کام انجام دیتے ہیں، جنہیں ان کے ملکوں کے فوجی اداروں کی طرف سے امداد ملتی ہے۔

مشنری تنظیمیں اپنے مقاصد بروئے کار لانے کے لیے ایک دوسرا حربہ یہ اختیار کرتی ہیں کہ ترک وطن کرکے آنے والے بچوں اور خواتین کو گرجا گھروں میں پناہ دیتی ہیں اور پھر دھیرے دھیرے انہیں عیسائی مراسم کا پابند کرکے ان کا مذہب تبدیل کرا دیا جاتا ہے۔ جنگ بوسنیا کے دوران (خصوصاً ۱۹۹۲ء میں) تقریباً [illegible] بوسنیائی مسلم بچے جلاوطن کئے گئے تھے، جن کی اکثریت کا انجام آج تک معلوم نہیں ہو سکا۔ بعض اطلاعاتی اخبارات نے انکشاف کیا ہے کہ ایسے بچوں کی ایک خاص تعداد بلجیم کے زیر نگرانی کلیسا میں موجود ہے، جن کی معصومیت کا فائدہ اٹھا کر انہیں عیسائی بنایا گیا ہے۔ بوسنیا ہرزیگووینا میں بھی عیسائی مراکز جابجا پھیلے ہوئے ہیں، جو تمام طرح کے ہتھکنڈے اور ترغیبات استعمال کر رہے ہیں، ان کی پشت پر بڑی بڑی مالی تنظیمیں اور اداروں کا ہاتھ ہے، وہاں عیسائیوں کے مختلف فرقے (کیتھولک، پروٹسٹنٹ، آرتھوڈوکس، یہوواہ اور [illegible]) بھی سرگرم عمل ہیں۔ [illegible] ریڈیو کے شعبے کے مطابق [illegible] نے بوسنیا میں عیسائیت کے فروغ کے لیے (۲۰۰۰ [illegible]) [illegible] ڈالر خرچ کیا ہے۔ مشنری ادارے بوسنیا کے مختلف شہروں اور دیہاتوں میں قائم ہیں جہاں سے کھلے عام مشنری سرگرمیاں انجام دی جاتی ہیں۔ یہاں امداد اور کمپیوٹر سکھانے یا انگریزی زبان کی تعلیم کے پردے میں یہ کام کیا جا رہا ہے۔ ان اداروں میں [illegible] آئی آر سی، عالمی کلیسا کی کونسل، رومن کیتھولک کلیسا اور پروٹسٹنٹ کلیسا وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ انہیں بین الاقوامی افواج اور امریکی [illegible]، اٹلی، اسپین، سویڈن، ہالینڈ، آسٹریلیا اور کروشیا کے سفارت خانوں سے امداد حاصل ہو رہی ہے۔

اخلاقی پستی

اخلاقی تنزلی [illegible] کی کروٹ نے انسان کو [illegible] خوف اور [illegible] عوام [illegible] کیونکہ [illegible] بوسنیا کے دشمن [illegible] جانتے ہیں، چنانچہ موستار میں، جہاں لوگ فقر و فاقہ اور بیماریوں سے دوچار ہیں، یورپی یونین نے ایک "رقص گھر" تعمیر کی ہے، جس کی لاگت تقریباً دس ملین مارک کے برابر ہے۔ اس طرح یہ رقص گاہیں اور دوسری غیر اخلاقی چیزیں بالواسطہ طور پر "مشنری عمل" کو فائدہ پہنچا رہی ہیں۔ عیسائی مبلغین کے سرغنہ [illegible] نے کہا تھا کہ "ہمارا بنیادی مقصد مسلمانوں کی ایک ایسی نسل تیار کرنا ہے، جس کا اسلام سے کوئی سروکار نہ ہو۔"

سراجیو سے دس کلومیٹر کی دوری پر الیاکے مضافات میں ایک مشنری مرکز قائم ہے، جس کی نگرانی کروشیائی کرتے ہیں اور اسے جرمنی سے امداد حاصل ہوتی ہے۔ یہاں چار سال سے چودہ سال تک کی عمر کے ۳۰ مسلم بچے پائے جاتے ہیں، جنہیں سنیچر اور اتوار کو عیسائی گیت اور انجیل تحریف کے نغمے رٹائے جاتے ہیں، پروگرام کا آغاز موسیقی کے ساتھ عیسائی نغموں کی لے سے ہوتا ہے۔ ماحول پوری طرح حیرت انگیز معلوم ہوتا ہے۔ بچے جھومتے اور رقص کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ پھر یہی لوگ بیٹھ کر انواع و اقسام کے ماکولات اور مشروبات سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ کھانے پینے سے فارغ ہونے کے بعد انجیل کی تعلیم اور تثلیثی عقائد کی تلقین کا دور چلتا ہے۔ اور ننھے منے معصوم بچوں کو [illegible] سکھایا جاتا ہے، جو ان کے حافظے پر نقش ہو جاتا ہے، جنہیں وقتاً فوقتاً وہ اپنی زبانوں سے دہراتے رہتے ہیں۔

گزشتہ سال جولائی کے اواخر میں سراجیو میں "سلامتی و استحکام" کے موضوع پر جو کانفرنس ہوئی تھی اس میں بین الاقوامی ہائی کمشنر [illegible] روف نے کہا تھا کہ "بوسنیا یورپ میں کشمکش کا مرکز ہوگا۔" اس جملے پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] روف کا اشارہ سیاسی اور فوجی سرکشی کی طرف نہیں، بلکہ مذہبی اور اعتقادی کشمکش آرائی کی طرف تھا جس کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔

مسلمان کہتے ہیں کہ جنگ بوسنیا سے اسلامی بیداری پیدا ہوئی ہے۔ یہ ایک [illegible] ضروری ہے کہ مسلمان اپنے مذہب سے رشتہ استوار کریں گے، اپنی اصلاح کریں گے۔ اسلام کا پرچم بلند کریں گے، دوسری طرف اہل مغرب کا خیال ہے کہ اس جنگ کی وجہ سے مسلمان اپنے مذہب سے دور ہوں گے، کیونکہ جاہلی و بربادی اور فاقہ کشی انہیں اہل مغرب کے دامن میں پناہ لینے پر مجبور کرے گی، اور ان کی مجبوری کا فائدہ اٹھا کر ان کے مذہبی عقائد تبدیل کرنا آسان ہو گا۔

(بشکریہ: المجتمع)

ہفت روزہ الجمعیۃ نئی دہلی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ہند اسرائیل تعلقات

خارجہ پالیسی میں یہ نقب زنی کیوں؟

۱۹۴۸ء میں ایک سازش کے تحت برطانوی امپریلزم نے اقوام متحدہ کا سہارا لے کر اسرائیل کے قیام کے نام پر جس وقت قلب عرب پر یہودی خنجر گھونپا تھا اس وقت اقوام متحدہ میں ہندوستان پہلا ملک تھا جس نے عربوں کی سرزمین پر اس یہودی سازش کی شدید مخالفت کرتے ہوئے اسے تسلیم کرنے سے صاف انکار کر دیا تھا پنڈت جواہر لال نہرو نے خود اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کو خطاب کرتے ہوئے صاف صاف کہا تھا کہ یہ عربوں کے خلاف یورپی سازش ہے ہندوستان جس کی ہر محاذ پر مخالفت کرے گا۔ اس کے بعد ہندوستان نے اپنی جو خارجہ پالیسی طے کی اسرائیل کے تعلق سے اس میں یہ بات طے کر دی گئی تھی کہ چونکہ اس مملکت کا وجود ناجائز ہے اس لیے ہندوستان کی حکومت نہ اسے تسلیم کرے گی اور نہ ہی اس سے کسی بھی طرح کے سیاسی، معاشی یا سفارتی تعلقات رکھے گی۔ پنڈت جواہر لال نہرو اور ان کی بیٹی مسز اندرا گاندھی جب تک برسر اقتدار رہے انھوں نے اسرائیل کے تعلق سے قائم خارجہ پالیسی میں سر مو کوئی فرق نہیں آنے دیا حالانکہ برطانیہ اور امریکہ کی طرف سے بہت سے دباؤ ڈالے گئے بڑے بڑے لالچ بھی دیے گئے مگر پنڈت نہرو نے اس سلسلہ میں جو راہ متعین کر دی تھی وہ خود اور ان کے جانشین اس پر قائم رہے مگر جیسے ہی سنہ ۱۹۷۷ء میں ایمرجنسی کا فائدہ اٹھا کر جنتا پارٹی آزمائشی اقتدار پر پہنچے تو انھوں نے در پردہ اس خارجہ پالیسی میں نقب لگانا شروع کر دی چنانچہ اسرائیل کا دورہ کرنے والی سب سے پہلی ہندوستانی شخصیت اس وقت کی جنتا پارٹی حکومت کے وزیر خارجہ اور آج کے وزیر اعظم مسٹر اٹل بہاری باجپئی ہی تھے حالانکہ انھوں نے اسرائیل کا یہ دورہ انتہائی رازدارانہ انداز میں کیا تھا مگر جب اس کے جواب میں اسرائیلی وزیر خارجہ ہندوستان آیا تو باجپئی جی کی رازداری کے تمام پردے چاک ہو کر رہ گئے تھے۔ وہ دن ہے اور آج کا دن مسز اندرا گاندھی کے اقتدار کے سنہ ۸۳-۱۹۸۱ء کے زمانہ کو چھوڑ کر یہ سلسلہ نہ صرف جاری ہے بلکہ جب سے بی جے پی اتحاد کی حکومت قائم ہوئی ہے روز افزوں ترقی پر ہے اور آج تو صورت حال یہ بن ہوئی ہے کہ شاید کوئی ماہ گذرتا ہو گا جب ہندوستان کا کوئی وزیر تل ابیب کی سیر کا ہوس سے لطف اندوز نہ ہو رہا ہو اور اس طرح ہمارے وزراء کے درمیان ایک دوڑ سی لگی ہوئی ہے کہ دیکھیں پہلے کون تل ابیب کی سیر کرتا ہے۔

یہ کس قدر حیرت کی بات ہے کہ ہمارے وزیر داخلہ مسٹر لال کرشن اڈوانی جو سردار پٹیل کی طرح اپنے آپ کو مرد آہن کہلانے کی زبردست خواہش رکھتے ہیں صرف اس لیے کہ وہ یہ معلوم کر سکیں کہ اسرائیل اپنے مخالفوں سے کس طرح نبٹتا ہے اور ان کے خلاف کس طرح کارروائی کرتا ہے وہ اسرائیل جا پہنچے اور مسلسل پانچ دن تک اسرائیل کی راجدھانی تل ابیب میں قیام کر کے ان عقوبتوں کا بذات خود مطالعہ کیا جو اسرائیل فلسطینیوں کے خلاف استعمال کرتا ہے اس طرح گویا ہمارے وزیر داخلہ اس ہٹلری نظام عقوبت سے آگاہی حاصل کر کے اپنے وطن لوٹے جسے سن کر آج ہٹلر اور مسولینی کی روحیں بھی شرمندہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتیں کیا اس طرح ہم ہٹلری عقوبتوں کو سند جواز فراہم نہیں کر رہے ہیں؟

یہ صحیح ہے کہ آج کے حالات پہلے جیسے نہیں ہیں آج خود عرب دنیا کے بیشتر ممالک اسرائیل کے وجود کو تسلیم کر چکے ہیں اور ۱۹۶۷ء میں جن عرب ملکوں کی سرزمین اسرائیل کے قبضہ میں

جل کر خاک ہو گئے اسے ایسی ہی ... [illegible]

[illegible]

ہر حال یہ کہ ... [illegible]

خارجہ پالیسی میں اس نقب زنی پر ... [illegible]

[illegible]

جواہر القرآن

سورۂ توبہ :— ۹

ترجمہ آیات :— ۶۲-۶۴ — حضرت شیخ الہند

- قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی تمہارے آگے تاکہ تم کو راضی کریں اور اللہ کو اور اس کے رسول کو بہت ضرور ہے راضی کرنا اگر وہ ایمان رکھتے ہیں (ف ۱)
- کیا وہ جان نہیں چکے کہ جو کوئی مقابلہ کرے اللہ سے اور اس کے رسول سے تو اس کے واسطے ہے دوزخ کی آگ سدا رہے اس میں یہی ہے بڑی رسوائی (ف ۲)
- ڈرا کرتے ہیں منافق اس بات سے کہ نازل ہو مسلمانوں پر ایسی سورت کہ جتا دے ان کو جو ان کے دل میں ہے تو کہہ دے ٹھٹھے کرتے رہو اللہ کھول کر رہے گا اس چیز کو جس کا تم کو ڈر ہے (ف ۳)

فوائد :— مولانا شبیر احمد عثمانی

(ف ۱) حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں ... [illegible]

(ف ۲) [illegible]

(ف ۳) منافقین ... [illegible]

حزب اختلاف کا مطلب شور شرابہ نہیں بلکہ تعمیری طریقہ پر مخالفت کرنا ہے

کانگریس کے اہم رہنما جناب پرنب مکھرجی کا ایک انٹرویو

کانگریس پارلیمنٹ میں حزب اختلاف کا رول ادا کرنے میں ناکام رہی ہے

بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ وجے کمار ملہوترہ کا انٹرویو

حکومت ہر محاذ پر ناکام ہے

کانگریس صدر سونیا گاندھی کا انٹرویو

ہندستانی تہذیب پر سٹیلائٹ چینلوں کا حملہ

تحریر: انور سعید

نئی نسل ہمیشہ سے قدیم روایات سے بغاوت کرتی رہی ہے لیکن گذشتہ دس سالوں میں یہ عمل کچھ زیادہ تیز ہوا ہے اور اس کی واحد وجہ ہے ابلاغ کے میدان میں انقلاب کا آنا۔ اب دو نسلوں کے بیچ خیالات اور اظہار فکر میں زمین آسمان کا فرق ہے کہا جا سکتا ہے کہ گذشتہ ایک دہائی کے دوران انفارمیشن تکنیک کے میدان میں ہوئی زبردست ترقی کے چند خطرناک نتائج سامنے آئے ہیں جس میں سب سے زیادہ نئی نسل متاثر ہوئی ہے۔ سٹلائٹ چینلوں نے نوجوانوں کی ایک ایسی فوج تیار کر دی ہے جس کے سوچنے کا ڈھنگ ہی الگ ہے۔ ان کی سوچ عام قسم کے نظریات سے قطعی میل نہیں کھاتی۔ بزرگوں کی زبان جہاں پہلے علم و اخلاق کا مسودہ ہوتی تھی وہیں اب نئی نسل نے زبان کو نہیں بلکہ خیالات کی ترجمانی کا وسیلہ سمجھ لیا ہے۔ بزرگ قدیم روایت کی اصول وراثت پر ناز کرتے تھے جبکہ نئی نسل اسی کو ان چاہا بوجھ خیال کرتی ہے۔

یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ یہ انقلاب ٹیلی ویژن کی دین ہے۔ سٹلائٹ چینلوں نے دو نسلوں کے بیچ روایات اور انسانی قدروں کا فاصلہ ہی پیدا نہیں کیا ہے بلکہ سماوی دنیا کے موجودہ حالات میں بھی انقلاب کو جنم دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کا آج زندگی کا اصل مقصد بن گیا ہے۔ سٹلائٹ چینلوں نے نئی نسل کو جو تعلیم اور اقدار دیئے ہیں ان میں کامیابی پہلی اور آخری منزل بن گئی ہے۔ گاندھی جی کے قول "نیک مقصد کے لیے راستہ بھی اچھا ہونا چاہیے" کو سٹلائٹ چینلوں نے سخت ٹھیس پہنچائی ہے۔

ذرائع ابلاغ کے جدید ترین ذرائع نے نئی نسل کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ یہ بات پورے وثوق کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ ذرائع ابلاغ کی توسیع و ترقی نے جہاں نئی نسل کے اظہار فکر میں انقلاب برپا کر دیا ہے وہیں اس کو ایسے خوفناک تحفے بھی دیئے ہیں جن سے وہ خود کو ہی نقصان کر بیٹھے۔ کم عمر کے لڑکوں کا ذہن دراصل ذرائع ابلاغ کی ترقی سے ہی خراب ہوا ہے۔ امریکہ میں کئے گئے ایک تجربے کے مطابق دو گھنٹے برابر سٹلائٹ چینل دیکھنے والے کم عمر لڑکے قتل کا منظر دیکھ کر قطعی خوفزدہ نہیں ہوتے بلکہ اس میں وہ اپنی طرف سے وحشی پن کے حربے استعمال تلاش کرتے ہیں۔ امریکہ کے سولہ تفریحی چینلوں پر ہر ہفتے میں تین ہزار گھنٹے فحش اور عصمت دری کے منظر دکھائے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں بھی جب سے سٹلائٹ چینل اور انھیں پیش کرنے کے اوقات میں اضافہ ہوا ہے تب سے ہندوستانی بچے بھی اوسطاً تیس عصمت دری اور بیس قتل کے مناظر روزانہ سٹلائٹ چینلوں پر دیکھ رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے بڑے شہروں میں پچھلے کچھ سالوں سے چائلڈ کرائم کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے۔

جدید انفارمیشن تکنیک سے جہاں بچوں کا ذہن اپنی پڑھائی سے ہٹ جاتا ہے وہیں کسی مسئلہ پر گہرائی سے غور کرنے کی امنگ اور صلاحیت ان میں کم ہوئی ہے۔ ذرائع ابلاغ کی ترقی نے بچوں کو جدید آلات کا محتاج بنا دیا ہے۔ لگاتار پانچ گھنٹوں تک سٹلائٹ چینل دیکھنے والا بچہ ظاہری طور پر آسانی سے ہر بات کو سمجھ لیتا ہے لیکن اس کے برخلاف وہ کسی بات کو پڑھ کر یا سن کر جلد نہیں سمجھ پاتا شاید جدید قسم کے آلات پر انحصار کرنے کا یہی نتیجہ ہے۔

کہا جا سکتا ہے کہ ذرائع ابلاغ کے انقلاب سے متاثر نئی نسل کی بغاوت ہی پرانی نسل تک محدود نہیں ہے بلکہ اپنے ارد گرد کے لوگوں سے بھی ان کے خیالات میل نہیں کھاتے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ طبقہ ماحول سے کٹ کر رہ گیا ہے۔ زیادہ تر سٹلائٹ چینل دیکھنے والے بچے یا تو اپنے طبقہ کے بچوں کے ساتھ خوش رہتے ہیں یا پھر ٹی وی سیٹ کے سامنے رہنا پسند کرتے ہیں اگر یہ کہا جائے کہ ان کا عزیز دوست اور ہمدم سٹلائٹ چینل بن گیا ہے تو شاید یہ غلط نہ ہوگا۔ ٹی وی سٹ بچوں کا ایک ایسا دوست بن گیا ہے جو ان میں ہر طرح کی برائی پیدا کر رہا ہے۔

قابل ذکر ہے کہ سٹلائٹ سے پیدا شدہ جس خطرہ کی طرف ہمارا ملک گامزن ہے مغربی ممالک اس خطرہ کو تو صرف جھیل چکے ہیں بلکہ آج بھی اس سے دو چار ہیں۔ امریکہ میں گذشتہ دس سالوں کے دوران "سٹلائٹ چینل کے نوجوان نسل پر اثرات" موضوع پر تحقیق کے لیے مختلف کمیشن تشکیل دیئے گئے ہر کمیشن آخر کار اس نتیجے پر پہنچا کہ سٹلائٹ چینل کی تہذیب نے بچوں کو بے خوف، بے اصول، بے پروا اور سماج سے باغی بنا دیا ہے۔

ذرائع ابلاغ کا اب جو حملہ انٹرنیٹ سسٹم اور سائبر اسپیس جیسی جدید تکنیک کی شکل میں ہوا ہے۔ انٹرنیٹ سسٹم مغربی ملکوں میں کئی سال پہلے ایجاد ہو گیا تھا اور آج ۴۳ فیصد امریکی، ۱۰۰ فیصد فن لینڈ کے لوگ، ۴۰ فیصد کینیڈین، ۳۰ فیصد جاپانی، ۲۳ فیصد ہندوستانی اور باقی دنیا کے ۱۵ فیصد لوگ اس انفارمیشن تکنیک کا استعمال اپنی زندگی میں کر رہے ہیں۔ انٹرنیٹ سسٹم جدید تکنیک کا ایک ایسا پٹارا ہے جس میں انفارمیشن کے تمام ذرائع جیسے ٹی وی، کمپیوٹر اور ریڈیو وغیرہ ایک خاص نظام کے تحت آپس میں جڑے ہوتے ہیں۔ اس نظام کے ذریعہ انسان بازار جائے بغیر اپنے گھر بیٹھ کر اشیاء خرید و فروخت کر سکتا ہے، اور گھر میں بیٹھے بیٹھے طالب علم گھر بیٹھے ہی پڑھ سکتا ہے۔ اس کے ذریعہ صرف ریڈیو کانفرنس ہی کی جا سکتی ہے بلکہ آرام گاہ سے فیکٹری کا پورا نظام چلایا جا سکتا ہے۔

کہا جا سکتا ہے کہ ابلاغ کے اس جدید ترین نظام نے بچوں کو کھیل کے میدان سے دور کر دیا ہے۔ مغربی ممالک میں ۸۰ فیصد بچے ویڈیو گیم اور کمپیوٹر کے گیموں میں الجھے رہتے ہیں۔ انفارمیشن کی اس جدید تکنیک نے انسان کے خیالات کی رفتار کو بہت تیز کر دیا ہے۔

سائبر اسپیس انٹرنیٹ سسٹم کے آگے کی جدید تکنیک ہے۔ اس میں انفارمیشن کے ساتھ ساتھ مختلف تصاویر بھی اپنی رفتار اور حرکات کے ساتھ سنسنی خیز اور فحش دکھائی دیتی ہیں۔ یوں تو اس کے کچھ خاص فائدے بھی ہیں لیکن اس کے نقصانات بہت ہیں۔ سائبر اسپیس سسٹم مغربی ملکوں میں کسی وبا کی طرح پھیل گیا ہے۔ جنسی آزادی حالانکہ امریکہ میں عام ہے لیکن اس نئی تکنیک کی ایجاد کے بعد اب امریکی عوام کو گھر چھوڑ کر جانے کی کوئی ضرورت نہیں رہ گئی ہے۔ مقامی کیبل آپریٹر سنسنی خیز مناظر اور اشتعال انگیز حرکات کھلے عام دکھاتے ہیں۔ سرکاری پابندی کے باوجود کروڑوں لوگ اس کا لطف اٹھاتے ہیں جن میں سے بڑی تعداد بچوں کی ہوتی ہے۔ بزرگوں کی تعداد میں بے نام لوگوں کی طرف سے بھیجی گئیں کیسٹیں امریکہ میں ہنگامہ برپا کئے ہوئے ہیں۔ والدین اساتذہ اور سماجی مصلحین سخت فکر مند ہیں کہ نئی نسل کو اس پھیلتے جال سے کس طرح آزادی دلائی جائے۔

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

صفحہ روزگار

انجینئرنگ ڈپلوما رکھنے والے بھی بحریہ سے جڑ سکتے ہیں

حالانکہ انجینئرنگ گریجویٹ کے لیے مستقل کمیشن یا شارٹ سروس کمیشن کے ذریعہ بحریہ (بھارتی) سے وابستہ ہونے کے تمام راستے کھلے ہوئے ہیں۔ پھر بھی انجینئرنگ میں ڈپلومہ رکھنے والوں کو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

مشینری، ہتھیار، سنسر اور دیگر ساز و سامان کی دیکھ بھال اور مرمت انجینئرنگ کے آرٹی فیسر کرتے ہیں جنگی جہازوں اور آبدوزوں میں انتہائی حساس آلات لگے ہوتے ہیں۔ آرٹی فیسر بننے کے لیے تین سالہ ڈپلومہ ہونا چاہیے۔ یہ ڈپلومہ مکینیکل، الیکٹریکل، الیکٹرانکس، ٹیلی کمیونیکیشن، ایرو ناٹکس، شپ بلڈنگ اور آرکی ٹیکچر، آٹو موبائل انجینئرنگ میں ہونا چاہیے اور کسی منظور شدہ تکنیکی بورڈ سے ہی ہونا چاہیے۔ ڈپلومہ میں کم سے کم پچاس فیصد نمبروں سے پاس ہونا ضروری ہے۔

۱۷ سے ۲۱ سال کی عمر والے غیر شادی شدہ مرد ہی درخواست دے سکتے ہیں۔ نیپال کے شہری بھی کوشش کر سکتے ہیں۔ انتخاب کے بعد امیدوار کو ہفتہ کے لیے آئی این ایس چلکا اڑیسہ میں پیشہ ورانہ ٹریننگ دی جائے گی۔ شروع میں آپ کو آٹھ برس کے لیے بحریہ سے وابستہ ہونے کا موقع ملے گا۔ اس کو بعد میں بڑھایا بھی جا سکتا ہے جس کی حد جب تک آپ کی عمر ۵۵ سال نہیں ہو جاتی۔ آپ ترقی کرتے کرتے ماسٹر چیف پیٹی آفیسر کے عہدے تک پہنچ سکتے ہیں۔

انتخاب تحریری امتحان کے ذریعہ ہوتا ہے۔ یہ ملک کے کئی اہم شہروں میں ہوگا۔ (کم سے کم ۳۰ مراکز ہوں گے) تحریری امتحان میں انگریزی، سائنس، عام معلومات پر مبنی سوالات پوچھے جائیں گے۔ تحریری امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد آپ کو میڈیکل ٹیسٹ اور فزیکل فٹنس کے ٹیسٹ بھی دینے ہوں گے۔ مزید جانکاری کے لیے آپ براہ راست بحریہ کے ہیڈ کوارٹر سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ پتہ مندرجہ ذیل ہے:

انڈین نیوی ڈی ایم پی آر،
نول ہیڈ کوارٹر، سینا بھون،
ڈی ایچ کیو پوسٹ آفس،
نئی دہلی-۱۱۰۰۱۱ فون: ۳۰۱۹۲۶۹-۰۱۱

جو افراد ڈیری فوڈس میں کیریئر بنانا چاہتے ہیں وہ انڈر گریجویٹ کی سطح (بی ایس سی) پر ان پتوں پر رابطہ قائم کر سکتے ہیں:

- مدورائی یونیورسٹی مدورائی-۶۲۵۰۲۱ (کورس ڈیری کیمسٹری، ڈیری اینڈ پولٹری اینڈ ڈیری فارمنگ)
- آندھرا یونیورسٹی وشاکھاپٹنم-۵۳۰۰۰۳ (کورس ڈیری سائنس)
- ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر مراٹھواڑہ یونیورسٹی اورنگ آباد-۴۳۱۰۰۴ (کورس ڈیری سائنس)
- شری وینکٹیشور یونیورسٹی، تروپتی-۵۱۷۵۰۲ (کورس ڈیری سائنس)
- عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد-۵۰۰۰۰۷ (کورس ڈیری ٹیکنالوجی)

کشمیر کو خودمختاری دینے سے

الگ تھلگ پڑسکتی ہے انتہاپسندی

معروف ہندی صحافی جناب راٹھور چترمن سنگھ کی ایک تجزیاتی تحریر

۲۴ جولائی کو جب حزب المجاہدین نے جنگ بندی کا اعلان کیا تھا تو اس وقت امید پیدا ہوئی تھی کہ اب شاید ہی جموں کشمیر میں امن کا ماحول لوٹنے والا ہے۔ یہ تنظیم جموں کشمیر میں سرگرم سب سے بڑی دہشت گرد تنظیم ہے۔ اس لئے اس کے اعلان سے توقع بندھی تھی کہ بندوقیں خاموش ہو جائیں گی اور کشمیر کی سرسبز وادیوں میں امن شانتی کی بہاریں لوٹ آئیں گی۔ ایسا بھی پہلی مرتبہ ہوا تھا کہ سیکوریٹی فورسز نے اپنی تلاشی کی مہم کو روک دیا تھا۔ یہ سب حزب المجاہدین کی پہل پر حکومت کی طرف سے مثبت جواب کا اشارہ تھا لیکن یہ بدقسمتی کی بات رہی کہ حزب المجاہدین نے اپنے فیصلے کو پاکستان کے اشارے پر واپس لے لیا۔ پاکستان جتانا چاہتا تھا کہ کشمیر کے مسئلہ میں وہ بھی ایک اہم فریق ہے۔ اس نے حزب المجاہدین کو اکسایا۔ امرناتھ کے تیرتھ یاتریوں اور مزدوروں سمیت سو سے زیادہ لوگوں کا قتل اسی اکسانے کا نتیجہ تھا جس کو دہشت گردوں نے انجام دیا تھا۔ سرینگر میں ہوا زبردست بم دھماکہ بھی اسی سازش کے بطن سے پیدا ہوا تھا۔ ان واقعات سے دو تین باتیں سامنے ہو جاتی ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ حزب المجاہدین نے بات چیت کی پہل کو دراصل حقیقت کو چھپانے کی ایک کوشش کیا تھا۔ سوال یہ ہے کہ محض ایک ہفتہ میں ہی اس کا نظریہ کیسے بدل گیا۔ حزب المجاہدین کے چیف سید صلاح الدین نے بعد میں مطالبہ پیش کیا کہ بات چیت میں پاکستان کو بھی شامل کیا جائے اور مذاکرات کے امکان کو ہاتھ سے لیا جائے۔ سوال یہ ہے کہ جب ایسے تھے تو اس مطالبہ نے حکومت ہند کو دوچار … ہو جاتی۔ یہ مطالبہ بہت پیچیدہ تھا اس پر غور و فکر کرنے کے لئے وقت درکار تھا لیکن حزب المجاہدین نے اس کے لئے وقت نہیں دیا۔

نہیں ہوا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس پر پاکستان کا زبردست دباؤ ہے۔ اب بھی یہ ممکن ہے کہ دوبارہ بات چیت ہو گی اور حزب المجاہدین جنگ بندی کرنے والا ہے۔ چاہے جو بھی ہو حزب المجاہدین اور پاکستان کو سمجھ لینا چاہیے کہ جو … مستقبل میں بھی نہ …

گی۔ کسی سیاسی یا گوریلا دباؤ کے ذریعہ ان میں تبدیلی نہیں کی جاسکتی۔ مسئلہ کشمیر میں کشمیری عوام کی رائے بھی ایک شئی ہے۔ اسے اپنے مصائب ختم کرنے کے لئے وسائل بھی تلاش کرنے ہوں گے کشمیری بندوق چلانے والوں پر دباؤ ڈالیں کہ وہ تخریب پھیلانے والا اپنا راستہ بدل دیں۔ لوگوں میں پاکستان کا اصل چہرہ بھی اجاگر ہو گیا ہے اور لوگ اس کی حرکتوں سے بدظن بھی ہیں۔ اگر عوام سخت فیصلہ لے لیں تو اس کے دور رس نتائج برآمد ہوں گے کیونکہ عام لوگوں کے سامنے وہ ٹھہر نہیں سکیں گے۔

ہندوستان نے جس طرح حزب المجاہدین کی پہل کو ہاتھوں ہاتھ لیا تھا اس سے بین الاقوامی سطح پر اس کی خوب تعریف ہوئی ہے۔ ہندوستان نے بغیر شرط بات چیت کی پہل کی اور فوج نے اپنی کاروائی روک دی تھی۔ اس سے دنیا میں یہ پیغام گیا تھا کہ ہندوستان بات چیت کرنا چاہتا ہے اور امن کا حامی ہے۔ وہ طاقت کا استعمال نہیں کرنا چاہتا۔ ان باتوں کا پاکستان پر نفسیاتی اثر پڑ سکتا ہے کہ ہندوستان جب اتنی نرمی سے کام لے رہا ہے تو اسے بھی چاہیے کہ وہ اپنی سازشوں کو بند کرے۔

ہندوستان اس سے پہلے فروری ۱۹۹۹ء میں لاہور بس یاترا کے ذریعہ باہمی اعتماد بحال کرنے کی کوشش کر چکا ہے لیکن کارگل پر حملہ پاکستان کی اعتماد شکنی کا ثبوت ہے۔ اس کے باوجود ہندوستان صبر سے کام لے رہا ہے۔ یہ سب بھی دنیا کی نظروں میں ہے۔

ہمیں ایک بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ پاکستان فرقہ پرست طاقتوں کو مضبوط کرکے اور لوگوں کو مذہب کے نام پر اکسا کر مسئلہ کشمیر کو فرقہ وارانہ رنگ دینا چاہتا ہے۔ تیرتھ یاتریوں اور مزدوروں کا قتل کروانا اسی بات کو ظاہر کرتا ہے۔ کیا پاکستانی عوام اس حقیقت سے واقف نہیں ہیں؟ آج وہ بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ موجودہ دور مذہبی پاگل پن کا نہیں بلکہ معاشی ترقی کا ہے۔ پورے جنوب مشرقی ایشیا کے مسائل ایک جیسے ہیں جس کی وجہ سے پاکستان ہندوستان کو الگ کاٹ کر اپنے معاشی مسائل کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی پاکستانی عوام کا مسئلہ یہ ہے کہ وہاں جمہوری اقدار پامال ہو چکے ہیں اور ملک میں تاناشاہی حاوی ہے۔ اس کے علاوہ وہاں شدت پسندی اور رجعت پسند طاقتیں ہی ہندوستان کے بگڑی حوصلہ افزائی کرتی ہیں۔

کشمیر میں تیسرا طریق حریت کا ہے غرض یہی ہوئی ہے جو خود کشمیری عوام کا اصلی نمائندہ مانتی ہے۔ لیکن کیا اس کے کہنے سے ایسا مان لیا جائے۔ اس نے تو کبھی انتخابات میں بھی حصہ نہیں لیا۔ جب ۱۹۹۶ء میں اسمبلی انتخابات ہوئے تھے تو لوگوں نے زور دباؤ کے باوجود نیشنل کانفرنس کو اپنی نمائندگی کرنے کا موقع دیا تھا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ قومی اور بین الاقوامی قوانین کے مطابق وہی عوام کا اصلی نمائندہ ہے۔ اس کے باوجود اگر حریت کو عوام کا نمائندہ مان لیں تو اس میں بھی کئی پارٹیاں ہیں اور ان کا کوئی ایک نظریہ نہیں ہے۔ ایسے میں کس کی بات مانی جائے۔ یہ سوال بھی پیچیدہ ہے۔ یہی پوزیشن حزب المجاہدین کی بھی ہے۔ صلاح الدین کچھ کہتا ہے اور کشمیر میں اس کے نمائندے دوسری طرح کی باتیں کرتے ہیں۔ اس نے بات چیت کی ذمہ داری عبدالمجید ڈار کو سونپی تھی لیکن عجیب بات ہے کہ ڈار اور اس کے درمیان بھی اختلاف ہے۔ دراصل پاکستان ہو، حزب المجاہدین ہو یا حریت کانفرنس سب کا منشاء اس میں ہے کہ مسئلہ کشمیر کو زندہ رکھا جائے۔ اس لئے یہ امن مذاکرات کو ٹھکرا رہے ہیں۔

عالمی سطح پر آج پاکستان کے ساتھ کوئی بھی نہیں ہے۔ چین جس کے ساتھ

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

انسانی حقوق کی پامالی سے متعلق کیسوں کے اعداد و شمار برائے ۲۰۰۰-۱۹۹۹ء

نمبر شمار	ریاست	معاملات درج کیے گئے	معاملات جس پر غور کیا گیا	معاملات جو فیصل کرنے کے لیے داخل کیے گئے
۱	آندھرا پردیش	۶۲۵	۵۸۴	۴۷۸
۲	آسام	۱۹۰	۱۶۰	۹۵
۳	بہار	۴۳۳۹	۴۳۳۶	۱۹۹۵
۴	گجرات	۵۳۳	۲۹۳	۱۵۳
۵	ہریانہ	۱۹۹۲	۱۵۹۷	۴۹۱
۶	ہماچل پردیش	۱۲۶	۱۰۹	۳۹
۷	جموں کشمیر	۲۳۹	۲۳۵	۲۱
۸	کرناٹک	۹۷۴	۹۳۶	۲۱۷
۹	کیرالا	۳۰۹	۲۹۱	۸۲
۱۰	مدھیہ پردیش	۲۲۷۱	۲۰۹۴	۴۷۵
۱۱	مہاراشٹر	۲۸۸۸	۲۰۵	۲۲۴
۱۲	اڑیسہ	۹۵۷	۹۲۴	۱۸۵
۱۳	پنجاب	۸۹۹	۸۴۹	۴۹۵
۱۴	راجستھان	۱۹۵۴	۱۵۷۹	۸۵۰
۱۵	تمل ناڈو	۱۳۴۰	۱۲۷۳	۳۵۶
۱۶	یوپی	۲۸۷۵۹	۲۶۸۴۹	۱۲۹۹۵
۱۷	مغربی بنگال	۸۱۳	۷۴۴	۴۰۴
۱۸	دہلی	۳۴۳۷	۳۰۵۴	۱۳۸۸
۱۹	دیگر	۴۸۷	۴۳۹	۱۴۳
	کل میزان	۵۱۱۵۹	۴۶۸۱۹	۲۰۹۲۲

عالم اسلام

افغانستان کا قومی میوزیم دوبارہ کھول دیا گیا

کابل۔ افغانستان کا قومی میوزیم تقریباً ایک دہائی کے بعد دوبارہ کھول دیا گیا لیکن اس کے بہت سے قدیم نوادرات کا کوئی پتہ نہیں ہے جو ۱۹۹۰ کی خانہ جنگی کے دوران وہاں سے لوٹ لئے گئے تھے۔ میوزیم کے ڈائرکٹر نجیب اللہ احمد یار نے کہا ہے کہ اس میوزیم کے ۷۰ فیصدی نوادرات چوری ہو چکے ہیں اور غیر ممالک میں فروخت کئے جا چکے ہیں۔

بلوچستان میں ۱۵ لاکھ افراد بھیک مانگنے پر مجبور

نئی دہلی۔ بلوچستان کے ۱۵ لاکھ افراد اس وقت گداگر بن چکے ہیں کیونکہ خشک سالی کی وجہ سے ان کے معاش کے اہم ذرائع زراعت اور مویشی پالن ختم ہو چکے ہیں۔ یہ انکشاف روزنامہ "جسارت" نے کیا ہے اس کی ایک دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ اس صوبے کے وسائل کو بے دردی سے لوٹا گیا۔

دورہ عراق منسوخ کرنے سے انکار

جکارتہ۔ انڈونیشیا کے صدر عبدالرحمن واحد نے امریکہ کی سخت مخالفت کے باوجود عراق کا دورہ منسوخ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ انڈونیشیا کے وزیر خارجہ نے کہا کہ صدر واحد کے دورے کا کوئی سیاسی مقصد نہیں ہے بلکہ اسے انسانی ہمدردی کے تناظر میں دیکھا جانا چاہیے۔

یروشلم کے سوال پر معاہدہ نہیں

غزہ۔ فلسطینی پارلیمنٹ نے کہا ہے کہ یروشلم کے اختیار پر اسرائیل کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں کیا جائے گا اور مشرقی یروشلم فلسطین کی راجدھانی ہوگی۔

تجویز میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل کو مشرقی یروشلم سے ہٹ جانا چاہیے۔ اس موضوع پر … ایک فلسطینی افسر نے الزام لگایا کہ اسرائیل نے … یہودی بستیوں کے لوگوں کو … دیا جائے گا۔

روسی طیارہ عراق میں اترا

بغداد۔ روس کا ایک طیارہ اقوام متحدہ کی پابندیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے بغداد کے صدام انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اتر گیا۔ خلیجی جنگ کے بعد سے عراق میں ماسکو سے آنے والی یہ پہلی پرواز ہے۔ اس طیارہ کے بعد یہ ایئرپورٹ … عام پروازوں کے لئے کھلا۔

مقابلہ کے لئے

باخبری اور ذہنی تیاری کی ضرورت

جامعہ ہمدرد کے چانسلر اور معروف دانشور سید حامد کی خصوصی تحریر

مخلوق کو مقابلہ سے مفر نہیں ہے۔ جانور مقابلہ جسمانی طاقت کے ذریعہ کرتے ہیں۔ انسانوں کے درمیان باہمی مقابلے میں پہلے جسمانی طاقت کا زیادہ دخل ہوتا تھا۔ جیسے جیسے ذہن کو فروغ ہوتا گیا مقابلہ میں فیصلہ ذہن کے ہاتھوں میں آتا گیا۔ یہ دراصل ذہن کے ارتقاء کا کرشمہ ہے کہ انسان علم اور آگہی دونوں پر حریفانہ تصرف کرنے لگا۔ انسانی ارتقاء میں آگہی سے علم تک کا سفر کلیدی اہمیت رکھتا ہے۔ پہلی منزل آگہی یا باخبری ہے۔ دوسری منزل ہے علم جو انسان کے لئے یوں بھی مایہ ناز ہے اور اس لئے بھی کہ وہ عمل کو راہ دکھاتا ہے۔ اس پر عمل کرتا ہے، کردار کو ڈھالتا ہے۔ طاقت کا سرچشمہ علم ہے۔ جو قومیں گمنامی سے ابھریں اور دیکھتے ہی دیکھتے دنیا پر چھا گئیں انھوں نے ایسا بالعموم علم و ٹیکنالوجی کے بل پر کیا۔ علم "کیوں؟" "کب؟" اور "کہاں؟" کا جواب دیتا ہے "کیسے؟" کا جواب "ٹیکنالوجی" کے پاس ہے۔

مقابلہ، خواہ فرد ہو خواہ جماعت، آگہی، علم اور ٹیکنالوجی کو اک کارگر حربہ کیا جاتا ہے۔ آپ اپنے ہم چشموں اور حریفوں سے زیادہ باخبر ہیں، زیادہ سوجھ بوجھ رکھتے ہیں، زیادہ پڑھے لکھے ہیں تو زندگی کی دوڑ میں آگے نکل جائیں گے۔ یہ چیزیں تو ضروری ہیں لیکن انھیں دستیاب اور استعمال کرنے کا ولولہ آپ کے اندر کیسے پیدا ہوگا؟ یہ پیدا ہوتا ہے لگن سے؛ یقین سے، وفاداری سے، آگے بڑھنے کے عزم سے، شکست نہ ماننے کے حوصلہ سے، عزت نفس کے احساس سے یعنی انفرادی یا اجتماعی غیرت سے۔ افراد کا انبوہ جماعت یا قوم بن جاتا ہے۔ افراد کی بجھی ہوئی صلاحیت بروئے کار آتی ہے تو قوم کا مقدر چمک جاتا ہے۔

بجھی ہوئی یا خوابیدہ استطاعت کی بات چھڑ گئی ہے تو یہ کہنا بے محل نہ ہوگا کہ انسان کی لیاقت، اس کی طاقت بے کراں ہے۔ اس کی لیاقت اور طاقت، جو کچھ وہ کر دکھاتا ہے اس کے مقابلہ میں کئی گنا زیادہ ہوتی ہے۔ اگر وہ زندگی کا ایک مقصد بنالے، اسے حاصل کرنے کے لئے سنجیدگی اور دھن سے لگاتار محنت کرے تو کوئی دنیاوی طاقت اس کا راستہ نہیں روک سکتی۔ بہترین دفاع انکسار، تفکر اور افتخار ہے۔ جو لوگ افتخار سے محروم رہتے ہیں وہ مشکل قامت کی گرفت میں اس طرح آجاتے ہیں کہ آرزو ان سے کترا کر نکل جاتی ہے۔ مقصد کی آنچ ان کے دوران خون کو تیز نہیں کرتی، تساہل ان کے قویٰ کو کند کر دیتا ہے۔ وہ انسان جس میں مقابلہ کرنے اور آگے نکل جانے کی تمنا نہ ہو وہ مٹی کا ایک تودہ ہے اور بس!

جس دل میں آرزو نہ ہو مٹی کا ڈھیر ہے گُرّہ لہو کا ملغوبہ ہے، سوداب سر کے ساتھ مقصد کی آگ سے جو لوگ شعلہ بداماں نہیں ہوتے ان کی زندگی ٹھنڈی، بے کیف، بے ترتیب اور بے تنظیم، رہ جاتی ہے۔ کسی قوم کو جانچنا ہو تو اس میں آرزو مندی اور مقصد گرمی کے درجہ حرارت کو ناپئے۔ ہندوستانی مسلمانوں کا بڑا المیہ یہ ہے کہ ایک عرصے سے وہ خفتہ رہے چلے ہوئے ہیں، آرزو، ولولے اور جہد سے محروم۔ انفرادی طور پر اپنے لیے کچھ ہاتھ پیر مار لیتے ہیں لیکن اجتماعی تمنائیں ان کے دامن دل کو چھو بھی نہیں پاتیں۔ بے حسی اور کم کوشی کے شکنجے نے انھیں جکڑ لیا ہے۔ ہاں یہ ماننا پڑے گا کہ وہ بڑے پُر آشوب دور سے گزرے ہیں۔ آفات ارضی و سماوی نے انھیں گھیر لیا ہے۔ مصیبتوں نے ان کے حوصلے کی کمر توڑ دی ہے۔

گرد و گرد خود چنداں کہ ہم
یا بگشتن یا رہ من ملیم

(اپنے چاروں طرف جس قدر بھی نظر دوڑاتا ہوں، یہی دیکھتا ہوں کہ میں ایک نگینہ ہوں، بلاؤں اور مصیبتوں کی انگوٹھی میں جڑا ہوا) لیکن ہم نے مصیبتوں سے ہمت اور محنت کو مہمیز کیوں نہیں کیا، ولولے اور حوصلے کو شہ کیوں نہیں دی؟ مقابلے کے لئے کمر ہمت کیوں نہیں کسی؟ زندگی کے مختلف شعبوں میں (عالم گیر ارتقاء کے اس دور میں فن کا شمار رکھتا ہے) ہم شاید ہی کہیں مقابلہ کر پاتے ہوں۔ جدھر دیکھو ہم پیچھے پیچھے گھسٹتے نظر آتے ہیں۔ ایسی بے حوصلگی، بے دلی اور بے حسی کا علاج صرف یہ ہے کہ ہم بچوں کی تربیت اس طرح کریں کہ حوصلہ اور ولولہ، جوش و خروش، پیش قدمی اور منصفانہ جارحیت ان کی طبیعت کا جزو بن جائیں۔ مشکل پسندی اور شعور عمل اور جہد آزمائی اور ریاضت ان کی رگ و پے میں پیوست ہو جائے، زندگی میں آگے بڑھنے کے سارے امکانات ان پر روشن ہو جائیں اور ترقی اور پیش رفت کی تمنا انھیں بیتاب کر دے اور بیتاب رکھے۔

راقم سطور کا ارادہ قارئین کو مسلمانوں کی خستہ حالی کے اعداد و شمار سے بدمزہ کرنے کا نہیں ہے۔ ایک چھوٹے سے نمونے کے طور پر اس مقابلہ کے امتحان کو لیجئے جو ہر سال یونین پبلک سروس کمیشن تین مرحلوں میں لیتا ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کو اگر اس مسلّمہ کے اطلاق سے مستثنیٰ بھی کر دیا جائے، جس کی رو سے اقلیت کی بقاء اس میں ہے کہ وہ اکثریت سے زیادہ محنت کرے، خود کو زیادہ لائق بنائے تو بھی ان جگہوں کا جو اس امتحان کے ذریعہ بھری جاتی ہیں، بارہ فیصد انھیں ملنا چاہیے تھا جیسا آج تک نہیں ہوا۔ ہندوستان کی آبادی میں اپنے تناسب کے برعکس، کمیشن کے امتحان میں ان کی کامیابی کا تناسب بالعموم دو فیصد سے تین فیصد تک سرکتا رہا ہے۔ اس بار یعنی ۱۹۹۹ء کے امتحان میں جس کا نتیجہ چند روز قبل نکلا ہے تناسب کے لحاظ سے مسلمان امیدواروں کا نتیجہ کسی قدر بہتر لیکن ہنوز بہت غیر اطمینان بخش ہے۔ یعنی ۶۵ء۳ فیصد۔ کل ۴۱۱ اسامیاں بھری گئیں جن میں پندرہ مسلمان امیدوار منتخب ہوئے۔ مقابلہ کی دوڑ میں سست روی کی کوشش کے باوجود ہماری دامن گیر ہے جو ہمارا رضاکار انجمنیں ملک کے مختلف حصوں میں کر رہی ہیں۔ اس پسماندگی کی وجوہات کیا ہیں اور:

وسیلہ ایں خرابست بعد ازیں تدبیر ما
(اے ہم سفر اب ہم کیا تدبیر کریں؟)

ان امور کی طرف ہم بعد میں واپس آئیں گے پہلے کچھ اعداد و شمار آپ کے سامنے رکھ دیں جو راقم سطور کے رفیق کار اور ہمدرد اسٹڈی سرکل کے ڈائریکٹر پروفیسر آفتاب حسین زیدی نے فراہم کئے ہیں۔

نوٹ: (۱) ہمدرد اسٹڈی سرکل نے ۱۹۹۲ء میں کام شروع کیا۔

(۲) کامیابی کی شرح کل کامیاب امیدواروں کے تناسب سے نکالی گئی ہے۔

(۳) یہاں اس بات کی صراحت ضروری

(باقی صفحہ ۸ پر)

سول سروسز کے امتحان میں کامیاب مسلم امیدواروں کی تعداد

سنہ	ہندوستان بھر سے	ہمدرد اسٹڈی سرکل سے	کامیابی کی شرح
۱۹۸۴ء	۱۱	x	۱٫۳۸
۱۹۸۵ء	۱۰	x	۱٫۲۵
۱۹۸۶ء	۱۳	x	۱٫۵۵
۱۹۸۷ء	۱۳	x	۱٫۷۵
۱۹۸۸ء	۱۵	x	۱٫۸۸
۱۹۸۹ء	۲۰	x	۲٫۵۰
۱۹۹۰ء	۲۵	x	۳٫۱۳
۱۹۹۱ء	۱۵	۳	۱٫۸۸
۱۹۹۲ء	۲۲	۱۰	۲٫۵۷
۱۹۹۳ء	۲۱	۱۳	۳٫۶۶
۱۹۹۴ء	۲۲	۱۸	۳٫۰۰
۱۹۹۵ء	۲۴	۱۸	۳٫۱۱
۱۹۹۶ء	۲۹	۱۵	۳٫۵۱
۱۹۹۷ء	۱۳	۷	۲٫۰۰
۱۹۹۸ء	۱۲	۹	۲٫۵۵
۱۹۹۹ء	۱۵	۹	۳٫۶۵

عالمی خبریں

انسانی کلوننگ کے بارے میں تحقیق کی اجازت

لندن۔ برطانوی حکومت انسانی کلوننگ کے بارے میں محدود تحقیق کی اجازت دے رہی ہے۔ برطانیہ کے چیف میڈیکل آفیسر پروفیسر لیئم نے سفارش کی ہے کہ برطانیہ میں انسانی کلوننگ سے متعلق قوانین کو نرم کیا جائے تاکہ سائنسداں انسانی خلیات کی کلوننگ پر تحقیق کر سکیں۔ لیکن انسان کی مکمل کلوننگ پر پابندی برقرار رہے گی۔

تیل چوری کرنے میں ۱۸ مرے

کمپالا۔ یوگینڈا میں ایک تیل کے ٹینکر سے چوری کرنے کی کوشش کے دوران اچانک آگ بھڑک اٹھنے سے ۱۸ افراد جل کر ہلاک ہوگئے۔ یہ حادثہ کمپالا سے ۲۲ کلومیٹر جنوب مغرب میں اس وقت پیش آیا جب کمپالا سے آنے والے ایک مقامی لوگ حادثے کے شکار ایک آئل ٹینکر سے تیل چوری کر رہے تھے۔

اسقاط حمل سے چھاتی کا کینسر

لاہور۔ اسقاط حمل چھاتی کے کینسر کا باعث بن سکتا ہے۔ برطانوی اخبار کے مطابق حالیہ تحقیق میں کہا گیا ہے کہ اسقاط حمل کرانے والی خواتین میں دیگر کی بہ نسبت چھاتی کے کینسر کے ۳۰ فیصد زائد امکانات ہوتے ہیں۔ برطانیہ میں ہر سال اسقاط حمل کرانے والی خواتین کی تعداد ۱ لاکھ ہے۔

پہلی جنگ عظیم کے سپاہی کی لاش برف میں ملی

روم۔ کوہ پیماؤں کو پہلی جنگ عظیم کے ایک سپاہی کی لاش برف کی ایک ۳۰۰ میٹر اونچی دیوار کے ایک گلیشیر سے ملی ہے۔ افسران نے بتایا کہ گرمی میں درجہ حرارت بڑھنے کے بعد اس گلیشیر کی برف پگھلنے کی وجہ سے کوہ پیماؤں کو یہ لاش نظر آئی۔

دل کے مریضوں کے لئے خوشخبری

ٹوکیو۔ پیس میکر آلہ کا استعمال کرنے والے مریض اب بے فکر ہو کر موبائل فون کا استعمال کر سکتے ہیں۔ جاپان کی ایک کمپنی نے ایسی دو خاص قسمیں بنائی ہیں جن کو پہننے کے بعد موبائل فون سے نکلنے والی بجلی کی لہروں کا خراب اثر دل کے مریضوں کے ذریعہ استعمال کئے جانے والے پیس میکر پر نہیں پڑے گا۔ اس قمیص کو خریدنے سے پہلے اپنی صحت کی تفصیل کمپنی کو دینی ہوگی۔

امانتِ ربّانی کا کامل امین صلی اللہ علیہ وسلم

تحریر: مولانا عبدالماجد دریاآبادی رح

امانت الٰہی

ہم کائنات اپنی ساری دلفریب رعنائیوں اور مکمل آرائشوں کے ساتھ سج چکی، عظیم جان فطرت اپنی تمام عمدہ قوتوں اور نیرنگیوں کے ساتھ تیار ہو چکا، کائنات موجودات کا ایک ایک نقش آب و رنگ کی جگمگاہٹ سے چمک اٹھا اس وقت ملائکہ و ملکوتیوں کا سب سے زیادہ بھاری اور حیرت انگیز وجود کو ہر "امانت الٰہی" کے نام سے کائنات کے بازار میں پیش ہوا، وحدت کے اقرار کی دعوت آواز آئی کہ ہے کوئی جو اس گوہر شرف کا حامل بن سکے؟ ہے کوئی جو اس بار امانت کو اٹھا سکے؟ عالم ملکوت میں سناٹا چھا گیا، عالم اسفل پر لرزہ چڑھ گیا، پہاڑ تھر تھرا گئے، سمندروں کی موجیں رک گئیں، ماہتاب ماند پڑ گیا، آفتاب کی ہمت نے جواب دے دیا، [illegible] اس وقت ضعیف و ناتواں، کمزور و حقیر، ظلوم و جہول خاک کا پتلا آگے بڑھا اور اپنی عجز کے باوجود اس بار عظیم کو اپنے سر لے لیا۔

لے کر اٹھ پڑا آئے تھے، آج اپنی اسی حالت میں گرفتار ہیں، اور زبانوں پر تسبیح و تقدیس جاری ہے۔

کمزور و ظلوم انسان اس وقت بھی ترازو کے دوسرے پلڑے میں رہتا اور سوال کر رہا ہے کہ ایسی مقدس ہستیوں کے وجود میں ہونے کا کیا فائدہ تھا۔ جن میں سے کوئی ایک بھی معیار کمال پر پوری نہیں اتری اس بار امانت کو حق وجود سے مشرف کرنے کا کیا بھی حاصل تھا جس کی ایک فرد بھی اپنے مقصد آفرینش کو پورا نہ کر سکی؟ مگر عالم قدس سے آواز آتی ہے کہ دیکھ اے جاہل انسان اور اپنی جہالت کا اقرار کر۔ [illegible] جو تیرے سامنے عرصہ محشر میں موجود اپنی ذات کی طرف سے فارغ و مطمئن اور دوسروں کو نجات دلانے کی کوشش میں مصروف سرگرم نظر آ رہا ہے تیری ہی طرح ایک انسان تھا تیری ہی طرح اس کا خمیر بھی آب و گل سے تھا تیری ہی طرح خاک کے ذروں سے اپنے جسد عنصری کی ترکیب رکھتا تھا لیکن وہ امین کامل تھا، ہماری امانت کا پورا امین اور اپنے عہد کو نبھانے والا [illegible] عناصر میں داخل ہونے سے ہر وقت ہماری حمد و ثنا میں مشغول رہا تو ہم نے احمد (نہایت تعریف کرنے والا) کے نام سے پکارا اور اس کا صلہ یہ دیا کہ جب عالم آب و گل میں پانچ رکھ کر بھیجا، تو اس کا لقب محمد (نہایت تعریف کیے گئے) رکھا۔ دیکھ اے غافل انسان کہ آج نہ صرف ہم اپنے اس سب سے اچھے اور سب سے پیارے بندہ کو کیا درجہ نصیب کرتے ہیں، بلکہ جس کسی نے اس کی پیروی کی بھی کوشش کی اس کے لیے بھی آج ہمارے ہاں کیا سرفرازیاں اور سربلندیاں موجود ہیں۔

دنیا کی تاریخ اٹھا کر دیکھ جائیے، نبیوں اور رسولوں کی سوانح حیات پڑھ جائیے، درویشوں اور عالموں کے کارناموں پر نظر کر جائیے، حضرات انبیاء علیہم السلام کی دعوت سے واقفیت حاصل کر لیجئے، دنیا کی بڑی سے بڑی اصلاح، بڑے سے بڑے انقلاب، بڑے سے بڑے اجتہاد کو مطالعہ کر جائیے، ہر اصلاح، ہر دعوت، ہر تبلیغ کسی نہ کسی ملک، کسی نہ کسی قوم، کسی نہ کسی زمانہ کے ساتھ مخصوص و محدود آپ کو ملے گی۔ حضرت مسیح صرف بنی اسرائیل کے گلوں کی بھیڑوں کو بچانے کے لیے آئے تھے۔ حضرت ہود، حضرت شعیب، حضرت صالح سب کا دعوت محض صرف اپنی اپنی قوم کی جانب تھا۔ دنیا کے اس عالمگیر کلیہ سے اگر کوئی استثناء ہو سکتا ہے، تو وہ محمد عربی (روحی فداہ) کی دعوت و پیام کا تھا۔ رسول اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت کسی ایک ملک، کسی ایک قوم، کسی ایک زمانہ کے لیے نہیں، ہر ملک، ہر قوم ہر زمانہ کے لیے ہے۔ تمدن انسانی کی ہر منزل کے مناسب معاشرہ بشری کے ہر درجہ کے لیے سوادوں اور معاشرت قوانین کی ہر نشان کے شایاں۔

کمال اور ختم نبوت

سید المرسلین کا ایک لقب خاتم النبیین بھی ہے، ختم نبوت کے معنی بالکل واضح ہیں، جب ایک پیام اس قدر جامع و مکمل آ چکا کہ اب اس میں کسی ترمیم و اضافہ کی گنجائش ہی نہیں باقی، تو کسی جدید پیام کا آنا سرے سے بے معنی ہے اور اس پیام کی عالمگیری کے معنی ہی یہ ہیں کہ آئندہ کے لیے سلسلہ وحی منقطع ہو۔ عرب کے امی کے لائے ہوئے پیام نے علی الاعلان دعوت ساری دنیا کے سامنے پیش کر دیا کہ میں ہر امکانی ضرورت زندگی کے لیے مکمل ہدایت نامہ ہوں، اور آج تک

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

صبح محشر

حالانکہ دنیا قدم کی بے شمار نسلیں پیدا ہوئیں اور رخصت ہو گئیں، اگلی اور پچھلی، [illegible] لیکن عالم [illegible] ختم ہوتی ہے، اور صبح محشر کا طلوع ہوتا جاتا ہے، گروہ در گروہ [illegible] انسان طلب ہو رہا ہے اور اس کا ہر فرد "امانت" کا حساب چکانے حاضر ہو رہا ہے [illegible] نیک و بد، مومن و کافر، عالم و جاہل، شاہ و گدا، امیر و فقیر، حکیم و شاعر، عابد و زاہد، ولی [illegible] سب ایک ایک کر کے صف در صف حاضر ہو رہے ہیں، لیکن [illegible] نامہ عمل فطرت کے حساب پر پورا نہیں اترتا کسی ایک کا بھی دامن امانت، خیانت کے داغ سے پاک نظر نہیں آتا کسی ایک کی بھی فرد اعمال ایسی نہیں جو [illegible] کے ساتھ پیش ہو سکے، ہر سمت حسرتیں ہیں، پشیمانیاں اور پریشانیاں ہیں، [illegible] حالی کے لیے [illegible] عرش کا پیام

ترکی میں قرآن پاک کی توہین پر عذاب الٰہی کا خوفناک تازیانہ

ترکی کے اخبارات میں شائع ہونیوالی ایک عبرت انگیز تحریر

ترکی میں گذشتہ سال رونما ہونے والے قیامت خیز زلزلے کے حوالے سے بعض ترکی اخبارات میں شائع ہونے والے واقعات انتہائی عبرتناک ہیں۔ تفصیلات کے مطابق ترکی کے [illegible] ساحل سمندر سے بالکل متصل تھا، رقص و سرود کی ایک محفل منعقد ہوئی جس کے [illegible] ناچ گانے والوں کی ایک بہت بڑی تعداد نے شرکت کی اور شراب و کباب کی خوب محفل [illegible] خصوصی طور پر یہودی ناچنے اور گانے والی لڑکیاں [illegible] ترکی جنرل شریک تھے، بتایا جاتا ہے کہ اس [illegible] انتہائی بے حیائی اور فحش مناظر پر مبنی محفل جاری تھی کہ ایک ترکی جنرل نے [illegible] کے ذریعہ قرآن کریم کا ایک نسخہ منگوایا [illegible] اس کے بعد [illegible] جنرل نے قرآن کریم کے نسخے کو [illegible] لڑکیوں کے پاؤں کے نیچے ڈال دیا [illegible] ہم نے اس قرآن کو [illegible] اور ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] قرآن کریم [illegible]

اس واقعہ میں اگرچہ حق تعالیٰ نے نہ صرف [illegible] بلکہ تمام مسلمانوں کو نہایت عبرت آموز سبق دینے کے لیے اپنے [illegible] غضب کا اظہار کیا ہے [illegible] قرآن پاک واقعی اللہ کی سچی اور اللہ ہی کی آسمانی کتاب ہے [illegible]

(ماخوذ [illegible])

بی جے پی

اتر پردیش اسمبلی کے وسط مدتی انتخابات مغربی بنگال کے ساتھ کرانا چاہتی ہے

[illegible]

مغربی بنگال

تمام سیاسی پارٹیاں انتشار کا شکار

[illegible]

بقیہ: انٹرویو وجے کمار ملہوترہ سے

[illegible]

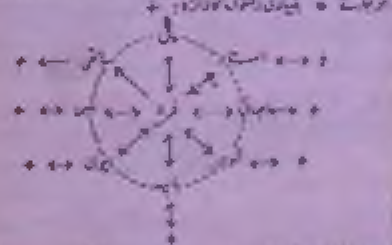
عورت کے حقوق

عورت کے طبعی، فطری انداز میں؟ یا مرد بنکر پیدا نہ ہونے کی حسرت کے پیش نظر؟

GENDER

WOMAN

MINISTER



جمعیۃ علماء ہند

منگلور

مظفرنگر

وفیات

اس ہوسپٹل میں غریبوں کے لیے علاج و دوائیں بالکل مفت دیا جاتا ہے۔

امیر الہند مدظلہ کی اہلیہ محترمہ کے انتقال پر جمعیۃ علماء ہند کے مرکزی دفتر میں ایصال ثواب کا اہتمام

جمعیۃ علماء ہند کے محترم صدر امیر الہند حضرت مولانا سید ارشد مدنی دامت برکاتہم اس وقت یورپ و امریکہ کے اپنے دعوتی و تبلیغی دورے پر ہیں، امیر محترم ... جمعیۃ علماء ہند کے مرکزی دفتر میں ... مرحومہ کے لیے ایصال ثواب کا اہتمام کیا گیا اور دعا کی گئی اللہ رب العزت مرحومہ کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام سے نوازے اور پسماندگان بالخصوص حضرت امیر الہند مدظلہ العالی کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ: امانت ربانی

پیام و پیامبر

جامعیت

بقیہ: منظر پس منظر

بقیہ: کشمیر کو خود مختاری

عوام کے مسائل

بقیہ: سید حامد کی تحریر

بقیہ: سیٹلائٹ

ALJAMIAT (WEEKLY) NEW DELHI
Posting Date - 4/5 September 2000
8 - 14. SEP 2000
R. N. I. NO. - 36985/82
Postal Registration No. - DL - 11083/2000

منظر پس منظر

منصور علی خان کا رد آل

گرفتاری کا ڈرامہ ۔ کانگریس اور ہندو تنظیمیں

اندھیرے شہر

عوام کے مسائل

گرفتاری کا ڈرامہ

[illegible]

کانگریس اور ہندو تنظیمیں

[illegible]

پارلیمنٹ میں سب سے بڑی پارٹی ہے اور دوسری کی ہم نوا ہندو سیکولر پارٹیوں کو ساتھ ملا کر پورے ملک پر حکومت کر رہی ہے۔ دیگر پارٹیوں نے جنگ اپنے سیکولر لباس کو ترک نہیں کیا ہے۔ لیکن اقتدار کی خاطر بظاہر بی جے پی کے ساتھ موقع پرستانہ مفاہمت کر لی ہے جبکہ درحقیقت انھوں نے اپنا اصلی چہرہ اقلیتوں اور کمزور طبقوں کو دکھا دیا ہے۔

اندھیرے شہر

شہروں میں بجلی اور پانی کی قلت، ٹوٹی پھوٹی سڑکیں [illegible]

(باقی صفحہ پر)

جمعیۃ علماء ہند کے مطالبہ پر مردم شماری کے فارم میں مذہب کا خانہ شامل کیا گیا

تعلیم یافتہ حضرات ناواقف لوگوں کی رہنمائی کریں ۔ مولانا سید محمود مدنی کا بیان

نئی دہلی ۹ اگست ۲۰۰۰ء

جمعیۃ علماء ہند کے تنظیمی سکریٹری مولانا سید محمود مدنی نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا ہے کہ آر ایس ایس اور دیگر فرقہ پرست عناصر، گھر شماری اور مردم شماری کے مختلف مراحل میں اقلیتوں کے خلاف کام کرنے میں مصروف ہیں۔ انھوں نے ملت کے تعلیم یافتہ، واقف کار حضرات سے اپیل کی ہے کہ اپنے اپنے حلقے کے ناخواندہ اور سادہ لوح عوام کی اس سلسلہ میں رہنمائی کریں تاکہ وہ صحیح طریقہ سے مردم شماری کے فارم کو پر کر سکیں اور گڑبڑیوں سے متعلق اپنی شکایات متعلقہ حکام تک پہنچائیں، ساتھ ہی اس سلسلہ میں جمعیۃ کے مرکزی اور صوبائی دفتر کو تحریری ثبوت کے ساتھ اطلاع دیں، تاکہ موثر اقدامات کیے جائیں۔ مولانا محمود مدنی نے بتایا کہ جمعیۃ علماء ہند کو اطلاع موصول ہوئی تھی کہ مرکزی حکومت کی ہدایت پر کمشنر مردم شماری نے ۲۰۰۱ء کے سوال نامہ سے "مذہب" کے خانہ کو خارج کر دیا ہے۔ اس پر جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ نے، صدر جمہوریہ، وزیر اعظم اور مرکزی وزیر داخلہ کو ایک خط لکھتے ہوئے متنبہ کیا تھا کہ مرکزی حکومت کا یہ فیصلہ سنگین عواقب و نتائج کا حامل ہے۔ انھوں نے اپنے خط میں مطالبہ کیا تھا کہ مردم شماری کے سوال نامہ میں مذہب کو شامل کیا جائے ورنہ بہ صورت دیگر اس سے مذہبی اقلیتوں کا وجود خطرے میں پڑ جائے گا۔

مولانا مدنی کے اس مطالبہ کو مرکزی حکومت نے تسلیم کرتے ہوئے مردم شماری کے سوال نامہ میں "مذہب" کو شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کمشنر مردم شماری حکومت ہند نے اپنے مکتوب کے ذریعہ جمعیۃ علماء ہند کو مطلع کیا ہے کہ مردم شماری ۲۰۰۱ء کے دوران گھر کے ہر فرد سے مذہب کے بارے میں سوال پوچھا جائے گا اور اسے "ریکارڈ" میں شامل کیا جائے گا۔

ہفت روزہ الجمعیۃ نئی دہلی

[illegible]